# ہماری عید قرباں

(ایک فرزند رحمانیہ کے قلم سے)

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی رفقار رحمانیہ کی تقریب عید الضحیٰ بحمد اللہ بڑی شاندار طریقے پر ادا ہوئی۔ ابھی ماہ ذی الحجہ کا چاند نظر بھی نہ آیا تھا کہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ العالی نے قربانی کے جانوروں کی خریداری شروع کردی۔ تقریباً اکیس جانور خریدے، جن میں سے صرف چھ بکرے باقی سب دنبے تھے اور وہ بھی ایسے عمدہ کہ ۶۰ — ۶۵ سے کم کا تو شاید ہی کوئی رہا ہو۔ ورنہ اسّی نوّے بلکہ بعض تو سَو سَو روپے کے تھے۔ ادھر درزی کو حکم ہوا کہ مدرسہ کے تمام اساتذہ کے لئے اس سال بھی گرم شیروانیاں تیار کی جائیں۔ چنانچہ درزی نے سب کے ناپ لیکر بہترین گرم کپڑے کی شیروانیاں تیار کیں۔ اس کے علاوہ بعض ضرورتمند طالب علموں کے لئے بھی نئے کپڑے بنوائے گئے۔ خوشی کے ان آثار کو دیکھکر طلبۂ رحمانیہ کی امنگوں میں بھی حرکت پیدا ہوئی۔ چنانچہ انھوں نے (چاند دیکھنے کے بعد) روزے رکھنے اور تہجد کی نمازیں پڑھنی شروع کردیں، اسلئے کہ ایک ایماندار کی حقیقی خوشی یہی ہے کہ اس کے دل میں بجائے برے خیالات کے نیکیوں اور عبادتوں کا جذبہ پیدا ہو۔ جتنے ہی دن گذرتے گئے روزے داروں اور تہجد گذاروں کی تعداد بڑھتی گئی۔ عرفہ کے دن (نویں تاریخ کو) تو سب نے روزہ رکھا، یہانتک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔

---

۸ ذی الحجہ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۳۸ء بروز جمعرات کو جمعیۃ الخطابۃ کا ایک شاندار خصوصی اجلاس منعقد ہوا، جس میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی بے نظیر قربانیوں اور ان کی زندگی کے دوسرے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ مدرسہ کے شعراء نے بھی خوب خوب طبع آزمائی کی۔ اور گرمی محفل کا سامان بہم پہنچایا۔ حسب دستور اس خصوصی اجلاس کا پروگرام بھی اپنی معنوی خوبیوں کے ساتھ ظاہری آرائش و زیبائش سے بھی خوب مزین تھا۔ تقریباً ۹ بجے صبح سے لیکر ۱۲ بجے تک یہ بزم احباب بڑی دلچسپی کے ساتھ جاری رہی۔

---

۹ ذی الحجہ سے ۱۳ تک (پانچ روز کی) مدرسہ میں تعطیل رہی۔ ۱۰ کو صبح سویرے ہی تمام اساتذہ و طلبہ نہا دھو کر باقاعدہ باآواز بلند تکبیریں پکارتے ہوئے نماز عید الضحیٰ کے لئے اس میدان میں پہنچے، جہاں اہلحدیث عیدین کی نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہوکر پھر مدرسہ ہی میں واپس آگئے۔ اسلئے کہ دو روز پہلے بارش ہوچکی تھی اور فضا برابر ابر آلود رہی۔ ہروقت بارش ہونے کا خطرہ دامنگیر تھا۔ اسلئے احتیاطاً اس سال کھانے پینے کا انتظام مدرسہ ہی میں کیا گیا تھا۔ مدرسہ میں واپس پہنچے تو ناشتے